72268 ـ اپنا حق لينے كے ليے رشوت دينا

سوال

كچھ سركارى محكموں ميں ميرے كام ہوتے ہيں، اور جب تك سركارى ملازم رشوت نہ لے وہ ميرے كام كو معطل كيے ركھتا ہے، كيا ميرے ليے اسے رشوت دينا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

رشوت كبيره گناہوں ميں شمار ہوتا ہے، اس كى دليل مسند احمد اور سنن ابو داود كى درج ذيل حديث ہے:

عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے رشوت دينے اور رشوت لينے والے پر لعنت فرمائى "

مسند احمد حديث نمبر (6791) سنن ابو داود حديث نمبر (3580) علامہ البانى رحمہ اللہ نے ارواء الغليل حديث نمبر (2621) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

الراشي: رشوت دينے والے كو كہتے ہيں.

اور المرتشي: رشوت خور كو كہا جاتا ہے.

اگر آپ بغير رشوت ديے اپنا كام كروا سكتے ہيں كہ پھر آپ كے ليے رشوت دينا حرام ہے.

دوم:

اگر حقدار كو اپنا حق رشوت ديے بغير نہيں ملتا تو علماء كرام نے بيان كيا ہے كہ اس وقت اس كے ليے رشوت دينا جائز ہے، ليكن لينے والے كے ليے وہ رشوت حرام ہو گى نہ كہ دينے والے پر، انہوں نے مسند احمد كى درج ذيل حديث سے استدلال كيا ہے:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلا شبہ ان میں سے کوئی ایك کچھ مانگتا ہے تو میں اسے دے دیتا ہوں، تو وہ اسے بغل میں دبا کر نکل جاتا ہے، ان کے لیے تو یہ آگ ہی ہے.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ انہیں دیتے کیوں ہیں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ مانگے بغیر جانے سے انکار کر دیتے ہیں، اور اللہ تعالی نے میرے لیے بخل سے انکار کیا ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (10739) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (844) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ مال دیتے حالانکہ یہ ان کے لیے حرام ہوتا تھا، تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ سے بخل کے نفی کر سکیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر اس نے اپنے سے اس کا ظلم روکنے کے لیے کوئی ہدیہ دیا، یا اس لیے دیا کہ وہ اس کا واجب حق ادا کرے تو یہ ہدیہ لینے والے پر حرام ہو گا اور دینے والے کے لیے ہدیہ دینا جائز ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ میں ان میں سے کسی ایك کو عطیہ دیتا ہوں .... الحدیث " انتہی.

ماخوذ از: مجموع الفتاوی الکبری (4 / 174).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے:

" ظلم دور کرنے کے لیے رشوت دینی جائز ہے، نہ کہ حق روکنے کے لیے، اور ان دونوں میں رشوت لینی حرام ہے "

اس کی مثال یہ ہے کہ: اگر کسی شخص نے شاعر یا شاعر کے علاوہ کسی اور کو اس لیے رقم دی کہ وہ اس کی ہجو وغیرہ نہ کرے، یا اس کی عزت سے ان الفاظ کے ساتھ مت کھیلے جو اس کے لیے حرام ہیں، تو اس کے لیے رقم خرچ کرنی جائز ہے، اور اس نے جو رقم اس لیے اس سے لی کہ وہ اس پر ظلم نہیں کریگا تو وہ رقم اس کے لیے حرام ہے؛ اس لیے کہ اسے پر ظلم کرنے سے باز رہنا واجب تھا....

تو اس نے جو مال بھی اس لیے لیا کہ وہ لوگوں پر جھوٹ نہ بولے، یا پھر ان پر ظلم نہیں کریگا تو یہ خبیث اور حرام ہے؛ کیونہ ظلم اور جھوٹ یہ دونوں ہی اس کے لیے حرام تھیں، اسے مظلوم سے بغیر کسی معاوضہ اور عوض کے اسے ترك كرنا چاہیے تھا، اور اگر وہ معاوضہ کے بغیر اس سے باز نہیں آتا تو یہ اس کے لیے حرام ہوگا " انتہی مختصرا.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (29 / 252).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" علماء کرام کا کہنا ہے: بلا شبہ جس نے بھی حکمران اور افسر کو کوئی ہدیہ اس لیے دیا کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جو اس کے لیے جائز نہ تھا تو ہدیہ دینے اور ہدیہ لینے والے دونوں پر وہ حرام ہے، اور یہ اسی رشوت میں شمار ہو گا جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" اللہ تعالی نے رشوت لینے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے "

اور اگر وہ اسے اس لیے ہدیہ دیتا ہے کہ وہ اس سے ظلم نہ کرے، یا پھر وہ اس کا واجب حق ادا کرے، تو یہ ہدیہ لینے والے پر تو حرام ہوگا اور دینے والے کے لیے جائز ہوگا، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ میں ان میں سے کسی ایك كو دیتا ہوں اور وہ بغل میں آگ دبا کر نکلتا ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: آپ انہیں دیتے کیوں ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ مجھ سے مانگے بغیر جاتے ہی نہیں، اور اللہ تعالی میرے لیے بخل جیسی صفت سے انکار کرتا ہے "

اسی طرح لوگوں پر ظلم کرنے والے کو دینا ہے، یہ دینے والے کے لیے تو جائز ہوگا، لیکن لینے والے پر حرام ہے .

اور سفارش میں ہدیہ دینا، مثلا کوئی شخص حکمران کے پاس سفارش کرے تا کہ اس سے ظلم کو روکے، یا اس تك اس کا حق پہنچائے، یا اسے وہ ذمہ داری دے جس کا وہ مستحق ہے، لڑائی کے لیے فوج میں اسے استعمال کرے اور وہ اس کا مستحق ہو، یا فقراء یا فقہاء یا قراء اور عبادت گزاروں کے لیے وقف کردہ مال میں سے دے اور وہ مستحق ہو، اور اس طرح کی سفارش جس میں واجب کام کے فعل میں معاونت ہوتی ہو، یا کسی حرام کام سے اجتناب میں معاونت ہو، تو اس میں بھی ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں، لیکن دینے والے کے لیے وہ کچھ دینا جائز ہے تا

کہ وہ اپنا حق حاصل کر سکے یا اپنے سےظلم روک سکے، سلف آئمہ اور اکابر سے یہی منقول ہے " انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (31 / 278).

اور تقی الدین السبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہم نے جو رشوت ذکر کی ہے اس سے مراد وہ رشوت ہے جو کسی حق کو روکنے یا باطل کو حاصل کرنے کے لیے دی جائے، اور اگر آپ کسی حق حکم کو حاصل کرنے کے لیے دیں تو یہ لینے والے پر حرام ہوگا، لیکن جس نے دیا ہے اگر وہ بغیر دیے اپنا حق حاصل نہیں کر سکتا تو اس کے لیے جائز ہے، اور اگر وہ رشوت دیے بغیر ہی اسے حاصل کر سکتا ہے تو جائز نہیں "

دیکھیں: فتاوی السبکی (1 / 204).

اور سیوطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ستائیسواں قاعدہ اور اصول:

(جس کا لینا حرام ہو وہ دینا بھی حرام ہے) جیسا کہ سود، اور فاحشہ عورت کی کمائی، اور نجومی و کاہن کی شرینی، اور رشوت، اور نوحہ و مرثیہ گوئی کرنے والے کی مزدوری.

اس سے کچھ صورتیں مستثنی ہیں: جس میں حاکم سے اپنا حق حاصل کرنے کے لیے رشوت دینی، اور قیدی چھڑانے کے لیے، یا اسے کچھ دینا جس سے خدشہ ہو کہ وہ اس کی ہجو اور بدگوئی کریگا " انتہی.

دیکھیں: الاشباہ و النظائر صفحہ نمبر (150).

حلوان الکاہن: وہ اشیاء جو کاہن اور نجومی کہانت اور اٹکل پچو باتیں بتا کر حاصل کرتے ہیں.

اور حموی الحنفی " غمز عیون البصائر " میں کہتے ہیں:

" چودھواں قاعدہ اور اصول:

(جس کا لینا حرام ہے وہ دینی بھی حرام ہوگی) مثلا سود، اور فاحشہ عورت کی کمائی، اور کاہن و نجومی کی شرینی، اور رشوت، اور نوحہ کرنے والے کی اجرت.

مگر کچھ مسائل میں نہیں:

1 ـ اپنے مال یا جان کے خدشہ کے پیش نظر رشوت دینا.

یہ تو دینے والے کی جانب سے ہے لیکن لینے والے کی جانب سے وہ حرام ہوگی " انتہی بتصرف.

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" اور ابن نجیم حنفی کی کتاب " الاشباہ " میں ہے:

اور اسی طرح زرکشی شافعی کی کتاب: " المنثور " میں ہے:

جس کا لینا حرام ہو اس کی دینا بھی حرام ہے، مثلا سود، اور فاحشہ عورت کی کمائی، اور کاہن و نجومی کی شرینی، اور حکمران کو اس لیے رشوت دینی کہ وہ ناحق اس فیصلہ کرے، مگر کچھ مسائل میں نہیں:

اپنی جان اور مال کے ڈر سے رشوت دینی، یا قیدی چھڑانے، یا ایسے شخص کو دینی جس سے خدشہ ہو کہ وہ اس کی ہجو کریگا " انتہی.

اور استاد ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی کہتے ہیں:

" جب اپنی غرض تك پہنچنے کے لیے رشوت کے بغیر کوئی راہ متعین نہ ہو ضرورت کی بنا پر رشوت دینا جائز ہے، اور رشوت لینے پر حرام ہو گی " انتہی.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آپ کے لیے رشوت دینی جائز ہے، لیکن یہ اس ملازم اور اہلکار کے لیے حرام ہو گی جو لے رہا ہے، لیکن اس میں دو شرطیں ہیں:

1 ـ آپ رشوت اس لیے دیں کہ اپنا حق حاصل کر سکیں، یا پھر اپنے آپ کو ظلم سے بچا سکیں، لیکن اگر آپ رشوت اس لیے دیں کہ آپ وہ چیز لینا چاہیں جو آپ کا حق نہیں تو یہ حرام اور کبیرہ گناہوں میں شامل ہو گا.

2 ـ آپ کے لیے اپنا حق حاصل کرنے کے لیے، یا پھر اپنے آپ سے ظلم ہٹانے کے لیے رشوت کے بغیر کوئی اور وسیلہ نہ ہو.

واللہ اعلم .